مراسم حیات
از فضہ بٹ

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

مراسم حیات

از فضہ بٹ

قسط نمبر ۵

حسین لوگوں کو اداس نہیں ہونا چاہیے"..اسے یزدان کی آواز آئی..اس نے حیرانی سے اسے دیکھا.."آپ کو کیسے ؟"."اداس چہروں کی پہچان ہے مجھے"."ہمم"وہ کچھ نہ کہہ سکی..ویسے ایک بات کہوں یزدان بولا.."جی بولیں"،امم نوڈاؤٹ

"You're looking so Gorgeous."

..فضہ دلکشی سے مسکرائی

www.novelsclubb.com

اسے دیکھ کر یزدان بولا

اور بھی کتنے طریقے ہیں بیانِ غم کے

مسکراتی ہوئی آنکھوں کو تو پرنم نہ کر

ہاہا.. آپ تو شاعر بھی نکلے.. اور کون کون سے ہنر ہیں آپ کے پاس.. "محبت" کا ہنر بھی ہے وہ بھی کسی دن دکھاؤں گا. یزدان اس کا بازو کھینچتا ہوا اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا..

"آہم اہم.. سوری ٹو ڈسٹرب یور رومانس گائز.. پر ہمیں اب آپ کی امانت کو لے جانا ہو گا.. مہندی بھی تو لگوانی ہے "اُمِ نوران کے پاس آ کر بولی.. "جائیں جائیں پر واپس تو آپ کو میرے پاس ہی آنا ہے.. "یزدان اس کے کان میں بولا.. فضہ مسکراتی ہوئی... اٹھ کھڑی ہوئی..

☆...☆...☆

فضہ مہندی لگوا چکی تھی.. اب اُمِ نور کی باری تھی.. اُمِ نور کو مہندی کا بہت شوق تھا.. اس نے اپنے پسند کی مہندی کے ڈیزائن نکالے اور مہندی لگانے والی کو دکھائے.. جب مہندی لگ گئی.. تو مہندی آرٹسٹ بولی "آپ کے ہاتھ پر کس کا نام لکھنا ہے.. "؟ اُمِ نور شرم سے لال پیلی ہونے لگی.. اور پھر شرماتے ہوئے بولی "کسی کا نہیں". "آئی ایم سنگل".. اس کا چہرہ بالکل سنجیدہ ہو گیا.. پاس بیٹھی سب لڑکیوں کے قہقہے بلند ہوئے.. ان میں سب سے اونچا فضہ کا تھا.. یزدان کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا.. جب اس کا فون بجنے لگا.. اس کا موڈ بری طرح خراب ہوا.. اس نے موبائل سکرین دیکھی جہاں "ایم جی" چمک رہا تھا.. اس کی

لاپرواہی ہوا اور بالکل سنجیدہ ہو کر فون اٹھایا.."جی سر" یزدان تابعداری سے بولا..

"گھبراؤ نہیں موصوف مبارکباد دینے کے لیے فون کیا ہے..آج کوئی کام نہیں ہے".

فون سے مخالف کی آواز بلند ہوئی..یزدان کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے،اور سانس آزاد کرتا بولا."آپ نے تو ڈرا ہی دیا تھا، سر"."علہان اور تم نے سارے کام کر دیے ہیں".بقیہ ہماری ٹیم کرلے گی،اور ایک اور گڈ نیوز ہے.."کے زی"کا چوتھا کنٹینر..برازیل تو کیا کراچی کی حدود سے بھی باہر نہیں نکل پایا

"You guys have done great job"

تمہارے کیمراز ہیک کرنا اور علہان کا فائلز ڈاؤنلوڈ کرنا..سب بہت مثبت ثابت ہوا ہے..

اب میں فون رکھتا ہوں تم اپنی شادی انجوائے کرو..یزدان کی خوشی کو تو جیسے چار چاند لگ گئے تھے..وہ تیزی سے علہان کے پاس گیا..وہ اس کا ریکشن جانتا تھا..علہان کبھی اپنے کیے کو کافی نہیں سمجھتا تھا..کسی خوشی کی بات پر اپنی شہادت کی انگلی آسمان کی جانب اٹھا دیتا..یہی اس کا ریکشن تھا..جو یزدان کو بتانے کے لیے کافی تھا کہ وہ مطمئن ہے

☆..☆..☆

www.novelsclubb.com

دوسری جانب ایک ولا میں آج اندھیرے کا سماں تھا،اس جگہ پر پچھلے دس سالوں سے اندھیرا ہی تھا.. خوشیوں نے تو جیسے اس جگہ کا رستہ ہی بدل لیا تھا.. "سب کے سب اناڑی ہو تم لوگ، ایک لڑکی نہیں پکڑی جاتی". وہ شخص غصے سے پاگل ہو رہا تھا.. وہاں موجود دس لوگ اس ایک شخص کے سامنے بھیگی بلیوں کی طرح کھڑے تھے.. اس نے پاس پڑی ہر چیز کو ہاتھ مار کر زمین بوس کر دیا.. ہر چیز ٹوٹ کر چکنا چور ہو گئ.. "دفعہ ہو جاؤ یہاں سے سب کے سب" وہ شخص دھاڑا.. وہاں کھڑے سب لوگ خاموشی سے نکل گئے..

"آہ.. ایدز تم لوگوں کی موت میرے ہاتھوں ہی ہو گی، تم لوگوں کو خون کے آنسو نہ رلایا تو میرا نام بھی کیان زاکی نہیں". کیان کے ہاتھ خون سے بھر چکے تھے.. مگر اس کے نزدیک یہ خون اس کا نہیں بلکہ مرتضیٰ اور اید کے پورے خاندان اور اس ملک کی ہر لڑکی کا تھا.. "پوری رات اس کے گھر کی دیواریں اس کی وحشت ناک اور غصے سے بھرپور چیخیں سنتی رہیں..

www.novelsclubb.com

☆..☆..☆

مہندی کا فنکشن ختم ہو چکا تھا اور تمام لوگ اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے تھے. صبح سے دلہن بنی فضہ تھکن سے چور اپنے پلنگ پر جا گری. "کپڑے تو بدل لو.. "اُمِ نور اسے دیکھتی ہوئی

بولی.. "ہاں بدلتی ہوں""اُف میرے اللہ!! یہ دلہن بننا بھی کتنا مشکل ہے".. "اتنا تھک گئی میں تو". فضہ ذاتی تجزیہ دیتے ہوئے بولی. "لو جی سارے کام تو میں نے کیے ہیں، تم بیٹھے بیٹھے ہی تھک گئی ہو "اُمِ نور ایک ہاتھ پسلی پر رکھتی دبنگ سٹائل میں آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے بولی.. "بہن دلہن بن کر بیٹھنا کام کرنے سے زیادہ مشکل ہے.. جب دلہن بنو گی ناتب سمجھ آجائے گی". فضہ جیسے مستقبل کا حال بتانے لگی. "ہاہ.. میری شادی میں ابھی وقت ہے، تم اپنی خیر مناؤ". "ہاہا.. وقت بھی کتنی جلدی گزر جاتا ہے نا.. میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میری شادی اتنی جلدی ہو جائے گی.. اور مجھے تمہے چھوڑ کر جانا پڑے گا". "میں تمہیں بہت یاد کروں گی اُمِ نور "فضہ کی آنکھیں نم ہونے لگی.. "یار ایموشنل تو نہ کرو "اُمِ نور معصوم شکل بناتی ہوئی اس کے گلے لگ کر رونے لگی

عجب تقاضے ہیں چاہتوں کے

www.novelsclubb.com

کہ ہر چاہت پر دم گھٹے

☆..☆..☆

یزدان اور علہان کو اگر کامیابی ملی تھی تو وہ اللہ کے شکر گزار تھے اپنے دشمن کی طرف سے مطمئن نہیں.. وہ زندگی کے اس دہانے پر تھے کہ اپنے دشمن سے ایک منٹ کی بے خبری انھیں موت کے گھاٹ اتار سکتی تھی.. لوگ کتنی آسانی سے منہ پھاڑ کر اپنی فوج کو برا بھلا کہہ دیتے ہیں نا کیا ان بولنے والوں میں سے کسی میں بھی اتنی ہمت ہوتی ہے کہ وہ ایک دن بھی اپنے گھر بار بیوی بچوں کو چھوڑ کر باڈر پر کھڑے ہوں؟.. اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اس کی حفاظت کریں؟.. سادہ سا جواب یہ ہے کہ "نہیں"، ان میں اتنی ہمت نہیں ہوتی.. کیونکہ وہ ایک آزاد ریاست میں سانس لے رہیں ہیں اور اپنی ضرورتوں کی انجام دہی کے لیے بالکل آزاد ہیں.. انھیں رات سونے سے پہلے یہ ڈر نہیں ہوتا کہ کیا ہوگا اگر ہم صبح کا طلوع ہوتا سورج نہ دیکھ پائے؟، کیا ہوگا اگر ہم اس ملک کی حفاظت نہ کر پائے؟، کیا ہوگا اگر اپنی مٹی سے کیا ہوا وعدہ پورا نہ کر پائے؟.. یہ سب افکار ایک عام انسان کو نہیں ہوتیں.. یہ ایک نگہبان کو ہوتی ہیں.. جو اپنے تن، من اور جان سے اس مٹی کا ہو کر رہ جاتا ہے.. اس کے لیے اپنا فرض سب سے اوپر ہوتا ہے چاہے پھر اسے اپنی زندگی کے کتنے ہی قیمتی اثاثوں کو گنوانا پڑے، کتنی ہی جانیں دینی پڑیں.. وہ اس سے پیچھے نہیں ہٹتا.. یزدان اور علہان لیپ ٹاپ کی سکرین پر جھکے دیکھ رہے تھے جہاں زاکی ولا تاریخی میں ڈوبا نظر آ رہا

تھا.. وہ سمجھ چکے تھے کہ آج کیان زاکی کے گھر کوئی بمب پھوٹا ہے.. وہ اس بمب سے بھی واقف تھے.. مگر ایک انسان کی سب سے بڑی بھول اپنے دشمن کو کمزور سمجھنا ہوتی ہے..

رات کے تین بج گئے تھے انھیں کبھی لیپ ٹاپ سکرین دیکھتے تو کبھی فائلز کے صفحے پلٹتے.. "اب تمھے جانا چاہیے یزدان، جاکر سو جاؤ.. صبح تمہارے لیے ایک بڑا دن ہے.. میں نہیں چاہتا تم زکوٹا جن لگو.. "علہان نے اس کا موڈ فریش کرنے کی ناکام کوشش کی..

"ہمم، جاتا ہوں..!" یزدان کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا.. وہ کاؤچ پر بیٹھا تھا اور اس قدر اضطرابی نے اسے گھیر رکھا تھا کہ اسے یہ ملائم کاؤچ بھی چٹان جیسا لگ رہا تھا.. علہان اس کی پریشانی کی وجہ سے بخوبی واقف تھا. "یزدان" علہان نے اٹھتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا.. "ریلیکس سب ٹھیک ہو گا، میں جانتا ہوں تم کتنے پریشان ہو.. مگر میں یہ بھی جانتا ہوں کہ علہان اید کا بھائی ہر پریشانی کا حل بھی نکال سکتا ہے، اور ان کا سامنا بھی کر سکتا ہے". یزدان نے جھکا سر اٹھا کر اسے دیکھا کم گھورا زیادہ، "قیامت آسکتی ہے علہان اید، مگر تم میرا کریڈٹ کھانا نہیں بھول سکتے". "ہاہا، کیا کروں یار عادت سے مجبور ہوں".

ہنہہ.. یزدان اسے گھورتا ہوا باہر نکل گیا.. وہ اپنے کمرے میں نہیں گیا.. اسے نیند کہاں آنی تھی.. اس کا دل بے قرار تھا، اور اضطرابی تھی کہ بڑھتی ہی چلی جاتی تھی.. اس نے تازہ

www.novelsclubb.com

ہوامیں لمبے لمبے سانس کھینچے.اسے دل ہی دل میں یہ خوف کھائی جارہا تھا کہ کیا مجھ جیسا انسان ایک ایسے وجود کی حفاظت کر پائے گا جو بالکل معصوم ہے وہ اسے ان درندوں سے کیسے بچائے گا جو ہر نئے آنے والے کو چیڑ پھاڑ دیتے ہیں، کیا اس کا انجام اپنے بابا جیسا ہو گا

Will he end up dying for the sake of Love?

اسے مرنے سے ڈر نہیں لگتا تھا..اسے بچھڑ جانے والوں کی تکلیف کا اندازہ تھا، کیونکہ جانے والا چلا جاتا ہے.. مگر پیچھے رہ جانے والا؟ پیچھے رہ جانے والوں کے لیے زندگی اپنا گھیرا تنگ کر لیتی ہے..اگر ایک انسان جسکی ساری زندگی ایک شخص سے منسلک ہو..وہ شخص ہی چلا جائے تو بتاؤ وہ انسان کہاں جائے؟.میں نے لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ کسی کے چلے جانے سے کوئی نہیں مرتا..اگر کوئی مرتا نہیں ہے تو زندہ بھی نہیں رہتا..اس تکلیف کا اندازہ لوگ نہیں لگا سکتے..ہر انسان کو سمجھنے کے لیے ایک حادثہ ضروری ہے..لیکن تب تک وہ دوسروں کی تکلیف کو مذاق سمجھتا ہے..عاشق، مجنوں اور نا جانے کیسے القابات، سے اس کو نوازا جاتا ہے..انسان ختم ہو جاتا ہے..لیکن لوگ اسے نہیں چھوڑتے جب تک اس خاکسار کا وجود خاک نہیں ہو جاتا

www.novelsclubb.com

تیرے بغیر جو گزرے وہ زندگی کیا ہے

کئی صدی میں تیرے پیار پہ نثار کروں

کہ جب تلک میں جیوں تیرا انتظار کروں

اس کی سماعتوں سے یہ گیت ٹکرایا.. اور دل میں اتر گیا.. اس نے بے ساختہ اپنے دل پر ہاتھ رکھا.. کیا تھا جو اسے کھائے جارہا تھا..؟ ماضی..؟ یا مستقبل..؟ وہ سمجھ نہیں پایا

ایک عربی کہاوت ہے کہ

اور پھر جب تم اکیلے بیٹھتے ہو تو

اپنا ماضی ساتھ لیے بیٹھتے

☆...☆...☆

www.novelsclubb.com

اس نے گہرا سانس لیتے ہوئے آنکھیں بند کیں، اس کے سامنے آج سے دس سال پہلے کا منظر تھا.. "بابا گاڑی میں چلاؤں گا"، پندرہ سالہ یزدان بیک سیٹ پر بیٹھا اپنے باپ سے ضد کر رہا تھا.. "بیٹا، ابھی یہاں سے نکل جائیں پھر آپ چلا لینا".. مرتضیٰ کمال کے ساتھ بیٹھیں فاطمہ بیگم بولیں.. "پر نہیں بابا مجھے ابھی چلانی ہے".. یزدان اپنی ضد پر قائم رہا.

"بیٹا بابا کو تنگ مت کرو، ابھی ہمارے پیچھے کچھ اینیمیز ہیں.. ہم جب اپنے گھر کے ایریا میں پہنچیں گے تب چلا لینا آپ". فاطمہ بیگم نے اسے سمجھانا چاہا.. پر وہ یزدان ہی کیا جو سمجھ جائے.. وقتی طور پر خاموشی سے بیٹھ گیا.. ابھی وہ معاملے کی سنگینی کو کہاں جانتا تھا..
مرتضیٰ کمال مسلسل ارسلان اید سے رابطے میں تھے. ان کی گاڑی کی سپیڈ بڑھتی جا رہی تھی. دو گاڑیاں مسلسل ان کے پیچھے تھی جن میں سے ایک درخت سے لگنے کے باعث تباہ ہو چکی تھی اور ایک پوری قوت سے آگے بڑھ رہی تھی.. فاطمہ بیگم کی جان حلق تک آئی ہوئی تھی انھیں اپنی جان کی پرواہ نہیں تھی.. انھیں پرواہ تھی تو اپنے اس اکلوتے بیٹے کی جسے انھوں نے نا جانے کتنی دعاؤں کے بعد حاصل کیا تھا.. ارسلان اید، مرتضیٰ کمال کی لوکیشن ٹریس کرتے ہوئے ان تک پہنچ گئے تھے.. اب منظر یہ تھا کہ آگے مرتضیٰ کمال کی گاڑی، پیچھے مخالفین کی اور اس سے پیچھے ارسلان اید کی گاڑی تھی.. ارسلان صاحب نے اپنی گاڑی سے رائفل کا منہ باہر نکالا اور ایک دو تین.. گاڑی میں موجود تینوں بندوں کے سر ایک طرف گر گئے.. مرتضیٰ کمال کو اپنے دوست کی گاڑی دیکھ کر کچھ اطمینان ہوا. مگر شاید قسمت آج ان پر مہربان نہیں تھی.. مرتضیٰ کمال نے گاڑی کی سپیڈ ہلکی کی اور اپنا فوکس لوز کر دیا.. اب وہ اطمینان سے ارسلان اید کی بات سن رہے تھے.. مگر جس

راستے سے گزرنے والے تھے وہاں موت ان کے انتظار میں پہلے ہی کھڑی تھی.. جیسے ہی مرتضیٰ کمال کی گاڑی مڑی وہاں اندھا دھند فائرنگ شروع ہو گئ.. جس کے نتیجے میں مرتضیٰ کمال کو تین گولیاں لگیں جبکہ فاطمہ بیگم نڈھال ہو گئیں.. مرتضیٰ کمال نے اپنی دائیں جانب دیکھا.. "فاطمہ آنکھیں کھولو فاطمہ، تمہیں خدا کا واسطہ ہے آنکھیں کھولو". مرتضیٰ کمال جیسے فریاد کر رہے تھے..انھوں نے ایک نظر پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں یزدان سیٹ کے نیچے سر کیے ہوئے تھا..ارسلان اید نے ان تمام گیڈروں کا خاتمہ کر دیا تھا اور فائرنگ کی آواز بھی تھم گئ تھی..وہاں ایک پل میں بالکل خاموشی چھا گئی تھی طوفان کے بعد چھا جانے والی خاموشی.. مرتضیٰ کمال کو دو گولیاں بازو پر اور تیسری گولی چھو کر گزری تھی.. جبکہ فاطمہ بیگم کی گردن پر پوری منصوبہ بندی سے گولی ماری گئ تھی..ارسلان اید اپنی گاڑی سے اترے اور بھاگتے ہوئے ان کی گاڑی کی طرف لپکے.. جہاں مرتضیٰ کمال مسلسل فاطمہ بیگم کو اٹھانے کی کوشش کر رہے تھے.. مگر وہ جا چکی تھیں.. یزدان یہ سارا ماجرا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا..اس کی ماں کا خوبصورت سفید لباس اب خون سے بھر چکا تھا..اور باپ کے مضبوط کندھے ڈھلک چکے تھے.. یہ دیکھنا اس کے لیے کسی قیامت سے کم نہ تھا.ارسلان اید نے ایمبولینس کو کال کی اور مرتضیٰ کمال کو گاڑی سے نکالا..

www.novelsclubb.com

یزدان ابھی تک اس گاڑی میں تھا اور اپنی ماں کے حسین چہرے کو دیکھ رہا تھا جس پر اب کوئی جذبات نہیں ابھرنے تھے.. نہ پریشانی کے، نہ غصے کے اور نہ... اس کی سوچ نے وقفہ لیا.. نہ ہی شفقت کے.. یزدان خالی چہرے کے ساتھ انھیں دیکھتا رہا آخر اس نے تکلیف سے آنکھیں بند کر لیں.. اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ وہیں موجود تھا ایک ستون سے ٹیک لگائے، لال پڑتی آنکھوں کے ساتھ وہ منظر اب دھندلا چکا تھا مگر تکلیف کم نہیں ہوئی تھی.. اس نے خود کو کمپوز کرنا چاہا.. مگر ویرانی تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی.. اسے اپنے باپ کی تکلیف کا اندازہ ہو رہا تھا.. اسے اس خوف سے دوچار ہونا پڑا تھا تو اس کی جان جا رہی تھی پھر کیسے اس کا باپ اتنے سال اس خوف و ہراس کا سامنا کرتے ہوئے انکی حفاظت کرتا رہا تھا.. اور اس نے کیا کیا تھا..؟ اپنے باپ کو ان کی زندگی کے آخری دنوں میں کتنے تکلیف دہ الفاظ کہے تھے.. کیا وہ اسے معاف کریں گے؟. آج اسے سب یاد آ رہا تھا.. سب اچھی اور بری یادوں نے ایک ساتھ سر اٹھایا تھا.. یادیں خنجر ہوتی ہیں.. خواہ وہ اچھی ہوں یا بری.. اچھی یادوں کے آتے ہی آپ وقتی طور پر خوش تو ہو جاتے ہیں مگر بعد میں آپ اس وقت میں واپس جانے کی شدت سے خواہش کرتے ہیں.. آپ کو وہ سنہری باتیں، خوبصورت وعدے، طویل عرصے تک رلاتی بھی بہت ہیں.. مگر اچھی یادوں کے ساتھ

www.novelsclubb.com

انسان زندگی گزار لیتا ہے..اس کے برعکس بری یادیں.."آہ..بری یادیں"..بری یادوں کے آتے ہی میں قلم رکھ دیتی ہوں

BECAUSE RECALL OF A BAD MEMORY THROW YOU BACK TO THE SAME BITTER PERIOD.

بری یادیں آپ کی میموری کا پرمانٹ پارٹ بن جاتی ہیں. جس کے ساتھ آپ کو تاحیات رہنا پڑتا ہے..انسان کو سب سے زیادہ رلانے والی چیز کسی بات کا اپرادھ یا پچھتاوا ہے..جو انسان کے سینے پر بوجھ کی طرح ہوتا ہے ایسا بوجھ جس سے انسان کا دم تک گھٹ جاتا ہے مگر بوجھ میں کمی واقع نہیں ہوتی..یزدان ساری رات ان تلخ یادوں سے نبرد آزما ہوتا رہا.. کبھی تھک کر بیٹھ جاتا تو کبھی.. کبھی ہمت کر لیتا..یہ اس کی شادی سے پہلے کی رات تھی.. اس رات عموماً لوگ نئی زندگی کے سنہرے خواب دیکھتے ہیں..،خوشحالی کی دعائیں کرتے ہیں. مگر وہ وہاں بیٹھا اپنے ماضی کے زخم کرید رہا تھا.اس نے نظر دوڑائی تو عجیب سی تنہائی محسوس ہونے لگی..اسے وہاں بیٹھے وحشت ہونے لگی اپنے نام سے جسے لوگ جانتے تھے، اپنے وجود سے جسے لوگ پہچانتے تھے،اپنے سے جڑی ہر چیز سے جو شاید کچھ نہیں تھی.. اس سے جڑا کچھ نہیں تھا

www.novelsclubb.com

،میں کل تنہا تھا، خلقت سو رہی تھی

،مجھے خود سے بھی وحشت ہو رہی تھی

،اسے جکڑا ہوا تھا زندگی نے

،سرہانے موت بیٹھی رو رہی تھی

،میرا قاتل میرے اندر چھپا تھا

،مگر بدنام خلقت ہو رہی تھی

اسے وہاں بیٹھے بیٹھے فجر کی اذان ہو گئی.. اس نے بھاری دل سے نماز کی نیت کی اور ڈگمگاتے قدموں سے مسجد کی طرف چل پڑا.. جیسے ہی اس نے وضو کیا.. اسے مایوسی کی ایک لہر اترتی محسوس ہوئی. فجر کے وقت نمازیوں کی اکثریت نہ ہونے کے برابر تھی.. سب اپنے گھروں میں بے سد پڑے تھے.. انسان بھی کیسا غافل ہے نہ ویسے گردشِ روزگار سے پریشان رہتا ہے اور جب رزق بٹ رہا ہوتا ہے تو ہوش و حواس سے بے گانہ گھروں میں پڑا رہتا ہے.. یزدان پہلی صف میں جا کھڑا ہوا.. جیسے ہی امام مسجد نے نماز شروع کی.. اسے کچھ بدلتا محسوس ہوا.. ثنا سے رکوع.. رکوع سے سجدے تک کا سفر کتنا حسین تھا.. وہ بیان

www.novelsclubb.com

نہیں کر پایا.. ایسا نہیں تھا کہ اس نے پہلے کبھی نماز نہیں پڑھی تھی.. کچھ ایسا تھا کہ کبھی اس نے دل سے اپنے رب کو پکارا ہی نہیں تھا.. دنیاوی کاموں میں مصروف کب وہ اس پاک ہستی سے اتنی دور نکل آیا تھا.. اسے کبھی احساس ہی نہیں ہوا.. اب جب احساس ہوا تھا تو آنسو زار و قطار بہہ رہے تھے.. اور اس کے بوجھ کو ہلکا کر رہے تھے.. اس نے کئی مرتبہ یہ آیت سنی تھی کہ "اللہ کی یاد سے دل سکون پاتے ہیں" اسے سمجھ آج آئی تھی.. بیشک وہ ہر چیز پر قادر تھا.. کیا نہیں کر سکتا تھا.. بیشک وہ تمام جہانوں کا رب تھا. مشرق سے مغرب کے درمیان ہر چیز اس کی تابع تھی.. وہ کن کہتا تھا اور سب ہو جاتا تھا

فرض ہوتے ہیں آنسوؤں کے سجدے

بلند جب آزمائش کی اذان ہوتی ہے

بڑا مشکل ہے ضبط کا وضو سنبھالنا

بڑی لمبی یہ صبر کی نماز ہوتی ہے

یزدان کو لگا اس کے دل پر جمی میل جیسے دھل گئی تھی.. ساری منفی توانائی ختم ہو گئی تھی.. نماز ختم ہونے کے بعد اس نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ ایک طویل دعا مانگی.. اس

www.novelsclubb.com

نے دعا کی کہ جو میرے باپ کے ساتھ ہوا یااللہ میرے ساتھ نہ ہو.اس نے آج معافی، ہمت، زندگی، ساتھ، استقامت سبھی کچھ مانگ لیا تھا.. وہ جانتا تھا وہ ارحم را حمین ہے اس کے دربار میں کوئی دعا رد نہیں ہوتی تھی.. کوئی سائل خالی نہیں جاتا تھا،اور کوئی خواہش ادھوری نہیں رہتی تھی.. وہ مسجد سے باہر آیا اور ایک گہری سانس آزاد کی.. وہ بہتر محسوس کر رہا تھا.. کچھ دیر مسجد کے باہر ٹہلنے کے بعد اس نے گھر کی طرف رخ کیا.. اب وہاں سکون ہی سکون تھا.. ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں جنت کا سماں لگتا تھا.. اس کے دل کی تحریک اب پر سکون تھی.. وہ گھر آیا اور سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا. وہ جیسے ہی لیٹا ..اسے نیند نے اپنی آغوش میں لے لیا.. کسی منفی خیال نے اسے تنگ نہیں کیا

☆...☆...☆

اُمِ نور اور فضہ کی رات باتیں کرتے گزر گئی..انھوں نے ایک دوسرے سے ایسے گفتگو کی جیسے کل کا دن آخری دن تھا.. صبح ان کی آنکھ دیر سے کھلی..اُمِ نور ہڑ بڑا کر اٹھی.. فضہ اٹھو کالج..ج.." پھر رک گئی..اس کی آواز پر فضہ بھی اٹھ گئی..اور ہنسنے لگی.."اوو سوری..آج تو میرے یار کی شادی ہے"، پھر کھلکھلا کر ہنسنے لگی. چلو اٹھ جاؤ، فضہ کہتی

ہوئی فریش ہونے چلی گئ..اُمِ نور نے آج اسے تنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا.. تو آج آخر اسے ..چلے ہی جانا تھا

☆...☆...☆

وہ دونوں فریش ہو کر نیچے آئیں تو سب ناشتے کے ٹیبل پر براجمان تھے..دونوں نے سب کو سلام کی..اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئیں..مگر کسی شخص کی کمی تھی..فضہ نے نظریں گھما کر دیکھا..وہاں یزدان نہیں تھا..جہاں آرا بیگم سربراہی کرسی پر بیٹھیں تھیں.."جاؤ یزدان کو بلا کر لاؤ"..جہاں آرا بیگم سکینہ بی سے بولیں.."آہ ماں..رہنے دیں، کل کی رات اس پر بھاری تھی ابھی سو لینے دیں، صبح ہی سویا ہے علہان نے وضاحت دی۔ جہاں آرا بیگم نے محض سر ہلا دیا۔ جبکہ فضہ پریشان ہو گئ۔ لیکن ظاہر نہیں کیا۔اس کے حلق سے بمشکل ایک دو نوالے ہی گزرے تھے۔"فضہ بیٹا، آپ کو چار بجے پارلر کے لیے نکلنا ہے، اُمِ نور آپ نے بھی ساتھ ہی جانا ہے"..جہاں آرا بیگم نے اطلاع دی."جی بی جان" وہ مسکراتے ہوئے بولی.."کپڑے ہیں آج یا پھر مارکیٹوں میں خوار کرانا ہے".علہان بیک وقت جہاں آرا بیگم اور اُمِ نور کو دیکھتا ہوا طنزیہ بولا.."جی نہیں کپڑے ہیں ہمارے پاس".اُمِ نور بھی اسی لہجے میں بولی. جبکہ فضہ اٹھ کر جا چکی تھی..اس نے بہت سوچا کہ

www.novelsclubb.com

یزدان کو دیکھے کیا ہوا ہے. مگر ہر مرتبہ جھجک بیچ میں آجاتی اور اس کی ہمت جواب دے جاتی.. مگر جب پریشانی حد سے بڑھی تو اس نے کمرے میں جھانک کر دیکھا.. کمرہ اندھیرے میں ڈوبا پڑا تھا..اس نے اندھیرے میں غور سے دیکھا مگر کوئی نظر نہ آنے ہر پلٹی.. جیسے ہی وہ جانے لگی.. کسی نے اسے کھینچ کر کمرے میں کیا..وہ اسے پہچانتی تھی. اسے تو وہ ہزاروں کی بھیڑ میں بھی پہچان سکتی تھی. "ہیلو.. سویٹ!" اس کا لب ولہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ابھی سو کر اٹھا ہے.. "آپ کی طبیعت کیسی ہے..؟" وہ فکرمندی سے بولی.. "میری طبیعت کو کیا ہوا تھا"؟ یزدان اس کے چہرے پر آتی لٹ پیچھے کرتا بولا.."وہ.. علہان بھائی کہہ رہے تھے کل کی رات بھاری گزری آپ پر".. "اور کیا بتایا ہے علہان بھائی نے"؟ یزدان گفتگو جاری رکھنا چاہتا تھا.. "اور یہ کہ آپ صبح سوئے ہیں". "کچھ نہیں بس بے خوابی کا شکار ہوں. مگر کوئی بات نہیں اب آپ آجائیں گیں تو یہ مسئلہ بھی حل ہو جائے گا". وہ دوہرے معنی میں بولا. "کتنے بے شرم ہیں آپ". فضہ اسے آنکھیں دکھا کر رہ گئی،اور شرافت سے باہر چلی گئی. یزدان اسے مسکراتا ہوا جاتا دیکھتا رہا

☆... ☆... ☆

چلو فضہ، پارلر نکلنا ہے لیٹ ہو رہے ہیں.. اُمِ نور ہاتھ میں اپنا جوڑا پکڑے بولی.. ''ہاں چلو..'' فضہ نے اپنا بھاری لہنگا اٹھایا اور نکل گئ. باہر گاڑی میں علہان ان کا انتظار کر رہا تھا.. اُمِ نور پرانا واقعہ یاد کرتی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئ. علہان نے اسے گھور کر دیکھا.. ''فضہ کو آگے آنے دو، تم پیچھے چلو''.. علہان بولا.. اُمِ نور اسے غصیلی نظروں سے دیکھنے لگی.. "نہیں علہان بھائی میں پیچھے زیادہ کمفرٹیبل ہوں" انکو لڑتے دیکھ فضہ بولی..".

"ہمم". پھر پارلر تک ان تینوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی.. پارلر پہنچ کر فضہ باہر نکل گئ.. اُمِ نور نور بولی ''جناب سات بجے تک تشریف لے آیئے گا.. ہم بہت شکر گزار ہوں گے..''. پھر منہ چڑھاتے ہوئے نکل گئ. "ایڈیٹ". اب اسے یزدان کے پاس جانا تھا.. اس نے غصے سے سٹیرنگ پر ہاتھ مارا، عجیب ڈرائیور بنا کر رکھا ہے.. یزدان کے بچے.. شادی ہو لینے دے تجھے میں بتاؤں گا۔ پھر تیزی سے گاڑی ریورس کرتا نکل گیا

www.novelsclubb.com

☆...☆...☆

یزدان مرتضیٰ اپنی گریس برقرار رکھتا تیار کھڑا تھا۔ اس کے ساتھ ہی علہان اید بھی مردانہ خوبصورتی کا مالک کسی سے کم کہاں لگ سکتا تھا۔ مغرور ناک، سحر انگیز آنکھیں اور بھورے بال یہ سب اسے اپنے باپ ارسلان اید سے ورثے میں ملے تھے۔ وہ ہر طرح سے اپنے

باپ کی کاپی تھا۔۔یزدان پھولوں سے سجی گاڑی میں بیٹھا تھا اس کے ساتھ والی سیٹ پر جہاں آرا بیگم جو بہت باوقار لگ رہیں تھیں اور بیک سیٹ پر اس کی کزن ماہا بیٹھی تھی۔ماہا علہان کی پھپھوزاد بیٹی تھی۔۔علہان علیحدہ گاڑی میں تھا کیونکہ اسے اُمِ نور اور فضہ کو پک کرنا تھا۔۔ایک مرتبہ پھر گاڑی اسی پارلر کے باہر کھڑی تھی۔اس کے ایک ہارن پر وہ دونوں باہر آئیں۔۔اُمِ نور نے خوبصورت لہنگا پہن رکھا تھا۔۔جو دلہن کے مقابلے میں کم کام دار تھا مگر ڈیسنسی برقرار رکھے ہوئے تھا۔۔"پہلی مرتبہ ڈھنگ کی لگ رہی ہے"۔۔علہان اسے دیکھتے ہوئے زیرِلب بڑبڑایا۔وہ دونوں آکر گاڑی میں بیٹھ گئیں

☆...☆...☆

فضہ برائڈل روم میں بیٹھی تھی۔۔اس کے ساتھ اُمِ نور بیٹھی موبائل فون پر لگی تھی۔۔بارات اب تک نہیں آئی تھی۔۔وقت گزری جا رہا تھا۔۔اسے اب ڈر لگنے لگا تھا ایسا نہیں تھا کہ اسے کوئی شک تھا مگر اسے اپنی قسمت پر یقین بھی نہیں تھا۔علہان ان کے ساتھ ہی آیا تھا مگر واپس چلا گیا۔۔فضہ کی ہمت جواب دینے لگی تھی۔ تبھی نا جانے کتنی ہی گاڑیوں کی آواز آئی۔۔اُمِ نور نے کھڑکی سے دیکھا۔۔وہاں ان گنت گاڑیاں بڑی شان سے کھڑی تھیں۔۔یقیناً بارات آچکی تھی۔۔اس نے سکھ کا سانس لیا۔۔فضہ کے ساتھ نا صرف اُمِ نور

تھی بلکہ یزدان اور علمان کی کزنز بھی موجود تھیں.. باہر یزدان ہال میں داخل ہو چکا تھا.. اس کے ہمراہ بہت سے مہمان تھے..

☆...☆...☆

سٹیج کی طرف بڑھتے ہوئے وہ مسکرا رہی تھی.. مگر اس کی آنکھیں ویران تھی.. وہ اس ویرانی سے شناسائی رکھتا تھا. یہ وہی ویرانی تھی جو اس نے دس سال پہلے اپنے باپ کی آنکھوں میں دیکھی تھی.. یہ وہی تھی جو اس نے کل رات اپنے آپ میں دیکھی تھی.. وہاں اتنی خلقت تھی پھر یہ ویرانی کیسی تھی؟ وہ چلتے ہوئے سٹیج کے قریب آئی

یامرحبا" یزدان بولا.. اس پر فضہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی.. اس نے نوٹ کیا اس مرتبہ " اس کی آنکھیں بھی مسکرا رہی تھیں۔ اب وہ اس کے برابر کھڑی تھی.. پھر ملنے ملانے کا سلسلہ شروع ہوا.. اس کے بعد اُمِ نور علمان کی کچھ کزنز کے ہمراہ دودھ کا گلاس لیے سٹیج پر آئی.. ''چلو چلو ہٹ جاؤ سب، اس نے دودھ کا گلاس ٹیبل پر رکھا.. "اگر یہ دودھ پینا ہے تو پیسے نکالیں! اُمِ نور بولی.. """نہیں یار، مجھے نہیں پینا میں دودھ نہیں پیتا".. یزدان تنگ کرنے کے انداز میں بولا.. "سوچ لیں، پھر آپ کو ہم اپنی لڑکی بھی نہیں دیں گے" اُمِ نور

نے ہار نہیں مانی.. "نہیں دیں گی تو میں اٹھا کر لے جاؤں گا.. "یزدان مرتضیٰ اور ہار مان لے؟ ناممکن.. ساتھ بیٹھی فضہ کی رنگت عنابی پڑنے لگی۔ ''ہاہا.. ویری فنی آٹے کی بوری ہے نا، جو اُٹھا کر لے جائیں گے۔ چلیں اب پیسے نکالیں''.. اُمِ نور بھی کہاں ہار ماننے والی تھی.. "بیٹا رو کیوں رہی ہو، ہمت ہے تو لے لو "اس مرتبہ علہان بولا.. "میں نہیں روتی اور لے کر تو د کھاؤں گی میں "اُمِ نور ٹھاٹ سے بولی.. "اوہووو" پاس کھڑے سب لڑکے لڑکیوں نے آواز لگائی.. "فضہ دیکھ لو تمہارے مجازی خدا کتنے کنجوس ہیں".. اُمِ نور نے چھیڑنا چاہا.. "ہاہا، کنجوس نہیں ہیں.. تنگ کر رہے ہیں". فضہ دفاعی انداز میں بولی.. "اوہو، چلو دیکھ لیتے ہیں.. "اس مرتبہ ماہا بولی.. " چلیں دے دیں، نہ تنگ کریں میری بہن کو.. "فضہ بولی.. "اچھا چلو، کیا یاد رکھو گی.. بتاو کتنے چاہیں.. "بس ایک، دو، تین لاکھ".. اُمِ نور پرجوش انداز میں بولی.. " تین لاکھ ".. یزدان حیرانی سے بولا.. "بہن میری میں کوئی بینک لوٹ کر نہیں آرہا"، "ہاہاوی نیور نو"، اُمِ نور بولی.. " پاکستانی ہیں یار کچھ تو کم کرو". ساری عمر کے لیے آپکی بہن کے ڈرائیور، کیئر ٹیکر، بینک آکاؤنٹ اور لور بننا ہے کچھ رعایت تو بنتی ہے.. پھر کچھ دیر تکرار کے بعد سودے بازی ہوئی اور دودھ بالائی تین سے ایک لاکھ رہ گئی.. مگر اُمِ نور مان گئی.. اُمِ نور کو جب پیسے ملے تو وہ سب سے پہلے

www.novelsclubb.com

انھیں علہان کے سامنے لہراتے ہوئے بولی.. "اُمِ نور سے پنگا ناٹ چنگا.. "ہاہا فضہ ہنسنے لگی.. علہان نے آہستگی سے مسکراتے ہوئے منہ نیچے کر لیا.. "ایڈیٹ

☆...☆...☆

ابھی وہ ان سب رسوم سے فارغ ہوئے تھے کہ باہر سے کسی شور کی آواز آئی.. وہ سب آواز کی سمت میں دیکھنے لگے.. کچھ ہی دیر میں ایک جوان جو قیمتی سوٹ میں ملبوس تھا اندر آتا دکھائی دیا.. وہ چلتا ہوا عین اس کے سامنے آ کھڑا ہوا.. اس کو دیکھ کر یزدان اور علہان دونوں کے اعصاب تن گئے.. اور وہ کھا جانے والی نظروں سے اس شخص کو دیکھنے لگے، جو دکھنے میں کسی امیر باپ کی اولاد لگتا تھا.. "ہیلو یزدان مرتضیٰ، ہیپی ویڈنگ عدوی العزیز.. "وہ اس انداز میں بولا کہ لوگوں کو لگا وہ خوش کلامی کر رہا ہے.. مگر اس کی خوشکلامی کا علم صرف یزدان اور علہان کو ہی تھا.. " تھینکس ".. اس نے پر سکون انداز میں سر کو جنبش دی.. وہ ساتھ بیٹھے وجود کو نہیں بتا سکتا تھا کہ اس کے سامنے کھڑا شخص اس کا اُکبر عدو ہے.. "اب تم جا سکتے ہو، علہان بظاہر خوشگوار مگر عجیب طرح بولا ".

"آرے یار ابھی تو آیا ہوں، صبر کرو "اس نے نظر گھما کر اس کے ساتھ کھڑی اُمِ نور کو دیکھا.. اس کی نظر وہیں ٹھہر گئ.. اس کی نگاہیں باقاعدہ اُمِ نور کے چہرے کا طواف کر رہی

تھیں..اُمِ نور کو اس کی نظروں سے گھن آنے لگی.علہان نے اس کی نظروں کی سمت دیکھا.."وہ شخص اُمِ نور کو دیکھ رہا تھا.."علہان اس کے سامنے آکھڑا ہوا..اس شخص کی نظروں کا ارتکاز بری طرح ٹوٹا..علہان نے اسے اپنی شہد رنگ آنکھوں سے گھورا.."وہ ".. کہنا چاہ رہا تھا کہ اگر اس نے نظر نہ ہٹائی تو اپنی آنکھیں اپنی ہتھیلی پر پائے گا

☆...☆...☆

اس کی گھوریاں محسوس کرتے اس شخص نے چہرہ موڑ لیا اور فضہ کی جانب متوجہ ہوا۔"السلام علیکم بھابھی.."وہ شوخ لہجے میں بولا..فضہ نے دھیرے سے سر کو خم دیا.. "میرا نام کیان زاکی ہے اور میں آپ کے اہم اہم ان کا بہت اچھا دوست رہا ہوں"."جی ہاں،بہت اچھا دوست"،یزدان لفظ "اچھا" پر زور دیتے بولا.اور خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگا..وہاں کچھ بھی نہیں تھا نہ خوف،نہ غصہ،نہ نفرت.نہ آگ..سب کل رات طوفان کی نظر ہو گیا تھا..کیان مزید کچھ دیر بولتا رہا اور پھر ایک تحدیا نظر ان دونوں پر ڈال کر وہاں سے چلا گیا

www.novelsclubb.com

☆...☆...☆

اس کی رخصتی کا وقت قریب تھا..اُمِ نور اس کے گرد

چکر کاٹ رہی تھی۔جب جہاں آرا بیگم قریب آئیں،اُمِ نور اپنی بہن کو الوداع کہہ دو،وہ

رخصت ہونے جارہی ہے..اُمِ نور نے اداسی سے اس کی طرف دیکھا جو آج اس کی سہیلی

سے کسی کی منکوحہ بن گئی تھی..اس کی آنکھوں کے کنارے نم پڑنے لگے..لیکن اس نے

ہمت کر کے فضہ کا ہاتھ تھاما..وہ راہداری سے چلتے ہوئے باہر گاڑی تک آئے..اسے اب

جانا تھا..اس نے مڑ کر دیکھا اس کے پاس گلے لگانے کے لئے کوئی نہیں تھا سوائے اس

کے..اس کے زندہ رشتوں نے اسے اکیلا کر دیا تھا..لڑکیوں کو اپنے گھر والوں کی ہر خاص

موقع پر سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔اس نے اُمِ نور کو گلے لگایا دونوں ہی پھوٹ

پھوٹ کر رونے لگیں۔وہاں کھڑے ہر شخص کی آنکھیں نم ہو گئیں۔یہ بھی قدرت کا بنایا

عجب ہی دستور ہے۔جہاں آرا بیگم نے پیار سے ان دونوں کو الگ کیا.."اپنا خیال رکھنا

اُم..".فضہ ہنوز رو رہی تھی..اُمِ نور نے سر ہلا دیا اور یزدان کی طرف متوجہ ہوئی..

"یزدان بھائی میری بہن کا بہت خیال رکھیے گا،یہ میرا اس دنیا میں بچا آخری رشتہ ہے.."

فکر نہ کریں،ان کا تو جان سے بڑھ کر خیال رکھیں گے"۔یزدان اسے کہنی مارتا ہوا بولا۔

فضہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔آج اس کے بہتے ہوئے آنسو صرف پانی نہیں تھے،یہ وہ

آخری احساسات تھے جو وہ اپنے باپ کے لیے رکھتی تھی مگر وہ بھی اس پانی کی طرح بہہ گئے تھے۔" وہ اب خوش تھی،اس نے سب کو الوداع کہا اور گاڑی میں بیٹھ گئ.. پھر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا..اگر دیکھ لیتی تو جا یا نہ جاتا"۔یزدان اس کے ساتھ بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا..

"کیا آپ کو کسی نے بتایا ہے کہ آپ بہت حسین لگ رہی ہیں"."جی بتایا تو ہے..پر اگر آپ دوبارہ بھی بتادیں گے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا.."وہ کہتی ہوئی ہنس پڑی.."او ریلی.."یزدان ہنستا ہوا بولا.."جی بالکل".اس نے سر ہلایا

☆...☆...☆

اُمِ نور جہاں آرا بیگم کے ہمراہ گھر واپس آ گئ تھی..اس نے کپڑے تبدیل کیے اور ان کے گھر کے بڑے سے ٹیرس میں آ گئ..جہاں جھولا لگا ہوا تھا..وہ خاموشی سے اس پر بیٹھ گئ.. آج آماوس کی رات تھی..یعنی آج چاند بادلوں کی اوٹ میں چھپا رہنا تھا.اس نے چپ چاپ بیٹھ کر اندھیری رات کو تکنا شروع کر دیا..اتفاقاً آج علہان کا گزر بھی اسی جگہ سے ہوا تھا..علہان کپڑے تبدیل کر کے اب کام کے سلسلے میں اپنی لائبریری میں آیا تھا..

اس نے جب ٹیرس کا دروازہ کھلا دیکھا تو اسے کچھ مشکوک لگا اس نے ہلکے پاؤں سے ٹیریس کے دیو کامت دروازے سے جھانکا..وہ کچھ کرتا کہ اس کی قوتِ بصارت نے کام

کیا.. سامنے لمبے سیاہ بالوں والی اُمِ نور بیٹھی تھی.. وہ بغیر کسی آواز کے اسے نوٹس کرتا رہا.. وہ اپنا چہرہ اٹھائے آسمان کی طرف متوجہ تھی جو آج ہر قسم کی روشنی سے محروم تھا.. اس نے بہت سے لوگوں کو چاند تکتے دیکھا تھا مگر خالی آسمان دیکھنے والی اس نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھی تھی.. "لمبے راستوں کے مسافر خالی آسمان نہیں تکا کرتے" علہان اس سے مخاطب ہوا.. "لمبے راستوں کے مسافر تھک کر بیٹھ بھی جایا کرتے ہیں". اُمِ نور اسی طرح آسمان کو دیکھتے ہوئے بولی. "ابھی سفر شروع کہاں ہوا ہے..؟" علہان ہلکا سا مسکرایا. "سفر تو کب کا شروع ہو چکا ہے، پر منزل ہے کہ مل ہی نہیں رہی.. "کیا تھا اس کی آواز میں علہان سمجھ نہیں پایا.. "اس سیاہ رات میں کیا ڈھونڈ رہی ہو؟" علہان جاننا چاہتا تھا.. "اپنا آپ" مختصر جواب.. "اپنا آپ..؟" "اس کالی اور اندھیری رات میں تم اپنا آپ کہاں ڈھونڈ رہے ہو؟، علہان سوالیہ انداز میں بولا.. "یہ کالی رات میری شخصیت کی عکاسی کرتی ہے، میرا گزرا ہوا ماضی، موجودہ حال، آنے والا مستقبل سب اندھیرے میں کہیں کھو سا گیا ہے.. ". میری ذات کہیں الجھ کر رہ گئی ہے... اُمِ نور بول رہی تھی اور وہ سن رہا تھا اس کی نظریں مسلسل اس کی سیاہ زلفوں پر تھیں.. "تو کیا، مل گئی..؟" اس کے لہجے میں کچھ تھا کہ اُمِ نور نے مڑ کر دیکھا.. اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور اس کالی رات میں عجیب

www.novelsclubb.com

ہی چمک لیے ہوئے تھیں. وہ ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا.. "اس نے چہرہ جھکا کر افسوس سے نفی میں سر ہلایا". "اگر آسمان پر چاند نہ ہو تو اپنے آسمان کا چاند خود بننا سیکھو..اپنے گرد یہ تنہائی کو ختم کرنے کے لیے مصروف ہو جاؤ کہ جب رات کو تم بستر پر لیٹو تو تھکن سے چور تمہارا دماغ تمہے صرف سونے کا کہے..اس دنیا میں ہر انسان اکیلا ہوتا ہے.. کبھی لوگوں کی بھیڑ میں، تو کبھی اکیلے جنگ لڑتے ہوئے، ہر حال میں صرف للہ کی ذات قریب ہوتی ہے". اسے یاد نہیں پڑتا تھا کہ اس نے کبھی کسی پر اتنے الفاظ ضائع کیے ہوں..اُمِ نور اسے بولتا دیکھ کر حیران ہوئی.. "وہ اچھا بولتا تھا، اسے آج اندازہ ہوا تھا". "واہ کھڑوس آپ اتنا اچھا بھی بول لیتے ہو، مجھے اندازہ نہیں تھا"۔اُمِ نور بے ساختہ بول پڑی.. پھر سمجھ آنے پر اپنے دونوں ہاتھ ہونٹوں پر رکھے اور کھی کھی کرنے لگی.. علہان اسکی معصومانہ حرکت پر مسکرانے لگا.. "تم نہیں سدھر سکتی.. "کہتا ہوا نکل گیا.. وہ بھی اس کے پیچھے بھاگ گئ۔"اچھا رکیں تو"اُمِ نور نے اسے آواز دی. اس نے اپنے قدموں پر بریک لگائی اور سیدھا کھڑا ہو گیا.. مگر مڑنے کی زحمت نہیں کی..وہ چلتے ہوئے اس کے آگے آ کھڑی ہوئی.. "ہمیں آرمی میں جانا ہے، کچھ کریں نا"اُمِ نور ایسے بولی جیسے صدیوں پرانے دوست سے محوِ گفتگو ہو..علہان نے سنجیدگی سے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا،

"میں کیا کروں..؟""لو جی، سارا خاندان آپ کے نام سے تھر تھر کانپتا اور آپ مجھے ٹریننگ نہیں دے سکتے..؟"اِم نور مزے سے بولی.."تم نے مجھے سمجھ کیا لیا ہے.." علہان ہاتھ باندھتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوا.."سچ بتاؤں، کسی صدی میں ہٹلر کے بڑے بیٹے ہوں گے آپ.."یا پھر وڈیرے ٹائپ ہیرو ہوں گے۔ جس کی مخالف پارٹی سے کشیدگی چل رہی ہو گی اور ایک دوسرے کی نسلیں اجاڑنے میں لگے ہوں گے".وہ مسلسل پٹر پٹر کیے جا رہی تھی.."بیٹا ہیرو یا ہٹلر کا تو پتہ نہیں پر اگر تم دو منٹ میں غائب نہ ہوئی تو چنگیز خان کا پرنانا ضرور بن جاؤں گا.."علہان گھورتا ہوا بولا.."اچھا اچھا جا رہی ہوں.. سیریس کیوں ہو جاتے ہیں.."اِم نور کہتے ہوئے بھاگ گئی..علہان اس کے غائب ہونے تک وہیں کھڑا رہا

☆...☆...☆

www.novelsclubb.com

یزدان کی گاڑی اس کے محل نما آبائی گھر کے سامنے جا رکی جو تقریباً دو ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا تھا..اس نے حیرانی سے اسے دیکھا.."یزدان، یہ کس کا گھر ہے؟"یزدان تلخی سے مسکرایا جیسے بہت کچھ ضبط کیے ہوئے تھا.."یہ میرا گھر ہے، جہاں میرا سارا بچپن گزرا ہے،بہت حسین یادیں ہیں مگر افسوس یادیں ہی ہیں..اس نے تلخ یادوں کا ذکر نہیں کیا

تھا.. گھر کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا.. مگر لوگ نہ ہونے کے برابر تھے۔وہ راہ داری سے گزرتے ہوئے سیڑھیوں تک پہنچے جہاں اس کے بابا کی بڑی سی تصویر لگی تھی.."یہ آپ ہیں یزدان.. "فضہ تصویر چھوتے ہوئے بولی۔اس نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا.."یہ میرے بابا ہیں""کدھر ہیں وہ"اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا..اس نے دعا کی کہ کاش وہ زندہ ہوں.."ان کو گزرے نو سال ہو چکے..یزدان اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔باقی سارا راستہ وہ خاموش مسافروں کی طرح چلتے رہے.."فضہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ یہاں نہیں رہنا چاہتی..اسے اس جگہ سے وحشت ہو رہی ہے مگر خاموشی سے چلتی رہی..اسے اس کے ساتھ چلتے ہوئے اجنبیت کا احساس ہو رہا۔یہ وہ یزدان نہیں تھا، جس سے اس کی شادی ہوئی تھی، یہ اس کی ذات کا کوئی اور پہلو تھا..جسے وہ اب جاننے والی تھی..پھر یزدان ایک کمرے کے قریب جا کر رک گیا۔اس کمرے کا دروازہ بہت لمبا تھا،اس نے بغور فضہ کی شکل دیکھی..وہ چپ چپ اور الجھی الجھی سی تھی،"چلیں"یزدان آہستگی سے اس کا ہاتھ پکڑتے بولا..فضہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔وہ قدرے پر سکون تھا۔یزدان آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے کچھ کہتا کمرے میں چلا گیا۔وہ وہیں کھڑی رہی۔صبح کا سورج اپنے ساتھ بہت سے بھید کھولنے والا تھا..جس کا اندازہ فضہ کو نہیں تھا.

www.novelsclubb.com

☆..☆..☆

www.novelsclubb.com